

دائرة مخصوصه

در سعادتده باب عالی جوارانده

محل اداره :

مشرق افکار

۱۳۲۶

اخطار :

مسئله مزه موافق آثار جدیدیه مع المنوئیه
قبول اولانور

درج ابدیه بن آثار اعاده اولانور

دیر، فلسفه، علوم، حقوق، ادبیات و سیاسیات و باطالع کرم سیاسی و کرم اجتماعی و مدنی احوال و مشوره اسلامیه و بحث ایدر و هفته ده بر نشر از انور.

آبونه بدلی

صاحب و مؤسسلری :

در سعادتده نسخه سی ۵۰ پاره در

ابوالعلا زین العابدین - ح. اشرف ادیب

سنه لکی التي آیلنی

تاریخ تأسیسی

۱۰ تموز ۳۲۴

قیرله دن مقوا بورو ایله کوندریلیر سه سنوی

۲۰ غروش فضله آلنیر

ممالک عثمانیه ایچون	۶۵	۳۵	غروش
روسیه	»	۶۵	۳۵۰ روبله
سائر ممالک اجنبیه	»	۱۷	۹ فرانق

عدد : ۱۰۳

۱۹ شبان ۳۲۸ پنجشنبه ۱۲ اغستوس ۳۲۶

در دنجی جلد

ایدوب (آی کوپاؤ) غز تہ سیلہ نشر اولنہ جقدر۔ باقی احترامات داعیانہ مک
قبولی مسترحدر۔ فی ۱۸ تموز سنہ ۳۲۶

یکیندہ و خطہ چینہ دہ علوم دینہ نشرینہ مأمور

علی رضا

ہندستان مسلمانلرینہ آچیق مکتوب

انکلیز اسارت واستبدادی آلتندہ ازلین، وقایع وشئون جهاندن انجق
انکلیز لک تلقین ایتدکری صورتده خبردار اولہ یلوب حقایق احوالین غافل
اولان بی چارہ ہندی مسلمان قارداشلرین دارالخلافہ دہ کی انقلاب مشروع
حقنہ دہ انکلیز آژانس لرندن آلدقاری غریب خبرلرہ دوچار یأس وفتور
اولشاردی؛ اخیراً دارالخلافہ فی تشریف ایدن ہندستان اعیان وفاضلیندن
مشیر حسین قدونی افندی حضرتلری رأی العین حقیقت حالی کورہ رک صوک
درجہ لردہ ممنون و مسرور اولش و مشاهداتی احتیاساتی ہندی قارداشلرہ
بیله یرمک اوزرہ اردو لسانیلہ شو مکتوبی یازہرق اداره خانہ منہ برافش
ولوندرہ یہ متوجہاً کچن ہفتہ شہر مزدن مفارقت الیشدر۔

میرا دوبارہ سفر جای خلافت

سنہ ۱۹۰۶ کی بعد میں پھر اوسے مہینہ میں اسلامبول پہونچا۔
اوس زمانہ سی یہ زمانہ کس قدر مختلف تہار وہ شخصی اور وہی
حد درجہ کی مستقبلہ دور کا وقت تھا۔ اوریہ حریت اور مجھی
اندیشہ ہی حد درجہ کی حریت کا زمانہ ہی۔ گو مصطفی پاشا
(سرحد عثمانی) پر پہونچکر اسباب کی دیکہ بہال اول زمانہ ہی
کی طرح تھی۔ لیکن قسطنطنیہ کی استیشن پر پہونچکر مطلق
تفتیش نہ ہوئی۔ یہ پہیلا فرق تہاجو ظاہر ہوا۔

اگر میں مفصل کیفیت ابی قیام کی لکھوں تو ایک ضخیم
کتاب ہو جاوی اسلٹی صرف اوس اثر کو ظاہر کرتا ہوں جو اس
مرتبہ بہان انی سی میری قلب پر ہوا۔

ہندستان میں جدید انقلاب کی ایک پہلو کو نہایت نفرت سی
مسلمانوں کی دیکھا ہی۔ اور مجھی معلوم ہوا ہی کہ دو سری
جگہ مسلمانوں کی بھی پسند نہیں کیا۔ وہ پہلو مذہبی مساوات
کامی۔ مسلمانان عالم کو یہ اندیشہ پیدا ہوا تھا اور ایک حد تک
بجا ہی تھا کہ نئی دور میں اس سلطنت اسلامی کا رنگ مبادا
کھین بالکل یورپی یا نصرانی نہ ہو جاوی۔ اور خلافت کو سلطنت
سی علیحدہ نہ کردین۔ سب سی زیادہ وحشت جو ہندستان میں
انقلاب سی پیدا ہوئی تھی اسی اندیشہ سی تھی۔ جب کہ اول انقلاب
طرز حکومت میں ہوا تو مسلمانان ہند کی خوشیاں کین۔ لیکن
جب دوسرا انقلاب ہوا اور نہ صرف سلطان سابق بلکہ خلافت
کی توہین کی گئی اور عسکرانی حریت کی جوش میں جاو بجا کا
خیال نہ رکھا خلیفہ اور علما کی تذلیل کی اوس وقت مسلمانان ہند میں
ایک جوش خلاف اس دور کی پیدا ہو گیا۔ اور نہ پیدا ہو جانی
کی کوئی وجہ یہی نہ تھی جب ہم اسکو مدنظر رکھیں کہ جو تعلق
اس دولت سی مسلمانان عالم کو ہی۔ چوچیز اس سلطنت کو دنیا کی

اولکی اجتہاد و غیرت لری، جدیت و حمیت لری اونو تہرق نبللکہ،
عظالتہ باشلادیلر۔ اوزرلرینہ فقر و ضرورت جو کدی۔ بربرینہ
دوشدیلر، یکدیگرینک عدو بی امانی اولدیلر۔ بونک نتیجہ و خیمہ سی
اولہرق ارادہ کی رابطہ اخوت پارچہ لندی۔ دون بربریلہ ولی حمیم
درجہ سندنہ دوست اولانلر، بونکون عدو میں درجہ سندنہ یکدیگرینہ
دشمن اولدیلر۔ آرلرنہ نزع و فزاع آرتدی، اوکجہ مجادلات و مخاصمات
قوایہ باشلادی۔ کیت کیدہ بوحال باشقہ بررنک کسب ایتدی۔ بودفعہ
مجادلہ؛ لساندن قلنجہ کچدی۔ یکدیگریلہ محاربہ یہ باشلادیلر۔ مسلمان
قلنجیلہ مسلمان قانی اقتدیلر۔ برمسلمان دولتی طرفدن دیگر مسلمان
دولتی محو ایدلدی۔ بوضورتہ نہ قدر حکومت اسلامیہ نابود اولدی۔
ایشہ بونلری، بوقدر بیوک بردنائی التزامہ سوق ایدن شی نہ در؟
طبیعی، ہر شیک غیر متناہی اولان اسباب باعثہ سی اولدینی کی بونک نہ
متعدد اسبابی اولہ ییلور۔ فقط بویلہ موضوع لردہ اسباب متفرعہ نک بر
کونا ہیتی یوق در! اصل ایش علل تامہ واسباب کلیہ دہ در۔ بز
بو خصوصہ دائر اولان فکر مزی کلہ جکدہ انشاء اللہ تفصیل ایلہ بیان ایدرز۔
روسیہ: سامارا: تہ بدویدہ نمونہ الاصلاح مکتبی مدیری

عاقل

صردیا: آق مسجد شہرندن:

محترم صراط مستقیم ادارہ منہ

کوندریلن محترم صراط مستقیم ہیج بوزولمہرق واصل اولدی۔
کمال مسرتلہ قانہ قانہ اوقودم۔ صراط مستقیمہ یازیلقدہ اولان خطبہ لر
بزم طرفلردہ ہریردہ تاتارچہ یہ ترجمہ اولونہرق منبرلردہ اوقونمقدہ در۔
عالم اسلام ایچون پک فائدہ لی اولان صراط مستقیم محررلرینہ تشکرلر
ایدرز۔ سیاح شہیر عبدالرشید افندی حضرتلرینک قونفرانس لری
اوقویان نویہ ورہ میا محررلری البتہ، قولرایہ طوتولش قدس
ہاجیلری کی تترہ مکدہ درلر۔ انشاء اللہ بورانک احوالہ عائد بعض
خبرلر کوندیرم۔ باقی جملہ قارداشلرہ سلاملر ایدرز۔ عبدالستار

یکیندن:

محترم صراط مستقیم ادارہ علیہ منہ

کمال تجلیل ایلہ ہیئت تحریریہ حکیمانہ کزہ دعالر ایدر و موفقیہ تکرری
تمنی ایلرم۔ دائم ملت اسلامیہ و دولت عثمانیہ یہ نافع و اتحاد اہل توحید
ایچون سعی و غیرت ایلہ مجتہد اولدیکز معلوم انامدر۔
بوکرہ «واو وان» آدرس نہ شرف وارد اولان غایت مؤثر
و مشوق معارف اولہرق برقطہ ترکی عبارتہ تحریراتکز مومی ایلہ واو
وانک النہ منظور حقیرانہم اولدی۔ طبیعی چینلیز ترجمہ بیلمدکری
ایچون تحریرات مذکورہ عرب و چین لسانلرینہ ترجمہ اولنوب غز تہ لر
ایلہ نشری مقرر در۔ غز تہ نک مدیری مسلماندر، صوک درجہ دہ
دولت علیہ یہ محب برداندر۔ وان آخون احترامات قلیہ لرینی تقدیم ایدیور۔
محترم صراط مستقیم واصل اولونجہ لازم اولان بحثلری ترجمہ

سب سے زیادہ اہم و نمودار و وسیع سلطنت بناتی تھی۔ وہ یہ تھی کہ یہاں کا پادشاہ خلیفۃ المسلمین و خادم الحرمین تھی۔ اگر اوس پادشاہ کی یہ حیثیت مذہبی متادی جاوی۔ اگر وہ صرف عثمانی پادشاہ رہ جاوین تو مسلمانان عالم کو اون سے کوئی سروکار نہ رہیکا۔

میں حیرت میں تھا کہ مدبران جدید مملکت عثمانی نہ تھی کیونکہ اس امر کو نظر انداز کر دیا تھی کہ اونکی دولت کی اہمیت کا جزو قوی تھی خلافت اور میں یہاں زحمت اوتا کر اسی خیال سے آیا کہ خود اپنی انکے سے یہاں کی حالت دیکھوں۔ اور ممکن ہو تو اپنی کمزور اواز بھی جو سر تا سر ہمدردی اسلامی سے ملو تھی اون کا نون تک پہونچاؤں جن کا سنا اثر پیدا کری۔ خوش قسمتی سے مجھے یہاں اوس کانگریس میں بھی شرکت کا موقع ملا جو عثمانی بیرہ جہاز کی درستی کی لٹی ہر جانب ملک کی باشندوں کی مریخصین سے ساخت ہوا تھا اور ادارہ بحریہ میں اجلاس کرتا تھا۔ اوس کانگریس کا صدر میں نے ایک عالم پایاجو اس عربی لباس میں تھی۔ جو کمیتی اوس کانگریس کی لٹی یہاں قائم ہوئی تھی اسکی رئیس بھی عربی جفا بھی تھی۔ جس جوش سے مہمیری موجودگی پر تمام اعضائی جیرز دین اوس سے مجھے گو ذاتی حیثیت سے ندامت ہوئی کہ میں اوس جوش کا مستحق نہیں لیکن اس خیال سے اطمینان و خوشی ہوئی کہ مسلمانان میں اخوت اسلامی کا جوش موجود تھی۔ اور اس دور پر ہی ایک الزام ضرور بیجا تھا کہ اوسنی اخوت اسلامی کو متادیا۔ میں جون جون مدبرین ملک سے ملاقی ہوا اوسی قدر مجھے ایک کیفیت اطمینانی غالب ہوتی گئی۔

کچھ شبہ نہیں کہ سربر آوردگان قوم بی عقل نہیں ہیں اور وہ جانتی ہیں کہ جای خلافت کو کم زور کرنا نہ صرف مذہباً ایک بدعت ہوگی بلکہ سیاستاً بھی۔ شیخ الاسلام موسی کاظم افندی (جنسی مجھے ملاقات کا شرف پہلی بھی حاصل تھا) سے میں نے دیر تک گفتگو کی اور ممدوح نے صاف صاف کہا کہ خلیفۃ المسلمین کی جگہ ہماری سبکی انکھوں اور سروں پر تھی۔ مہنی در اصل رجعت کی تھی خلافت راشدہ کی طرف۔ عام طور پر مشہور تھی کہ اس وقت اس دولت کی عنان حکومت فوج کی ہاتھ میں تھی۔ فوج محمود شوکت پاشا کی قبض میں تھی میں نے اون سے بھی ملاقات کی اور اونکو، بھی غافل نہیں پایا۔ اور نہ اسلامی جوش سے بی بہرہ۔ عام طور پر رئیس مبعوثان احمد رضا بک کی قوت و اقتدار کا حال بھی معلوم تھی۔ یہ پریس میں مدتوں جلا وطن رہی اور مسلمانان ہند کو انکی بابت قوی شبہ تھا کہ یہ خلافت کی ناچیز مسیحیتی ہونکی۔ میں نے اوریسی بھی ملاقات کی اور انکو احوال ہندسی باخبرادر خلافت کی اثر ناچیز مسیحیتی ہونکی۔ میں نے ادرسمی بھی ملاقات کی اور انکو احوال ہندسی باخبرادر خلافت کا یاد پایا۔

عالم اسلام کا سب سے زبردست ہم خیال میں نے سید محمد عارف بک سابق والی بصرہ کو پایا جس کی دل میں حب دین میں کابی وہی جوش تھی جیسا چاہتی تھی۔ اور اگر دور جدیدی اونکی اثر کو قبول

کیا تو اس دولت کو اس قدر زبردست معنوی و اخلاقی امداد مسلمانان عالم سے ملیگی کی اس کی طرف کسی دوسری طاقت کو نگاہ کرم سے دیکھنی کی جرئت نہ پریگی۔ میں مسلمانان عالم کو عام طور پر اور خصوصاً مسلمانان ہند کو اسکا اطمینان دلاتا ہوں کہ اس ملک کی سریر آورده ارا کین و مدبرین کا خیال ہرگز خلافت کو گزند پہونچانی کانہیں تھی۔ بلکہ اونکی کوشش یہ اب بھی تھی کہ بدستور سابق اوسکی وقعت کو قائم کر۔ کہیں۔ میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ کاندھار فوج [فیلڈ مارشال] لرائی پر جانی سے پہیلی شیخ الاسلام کی خدمت میں دعا کی لٹی حاضر ہوا۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ صدر اعظم کی سیاحت پر جانی کی حالت میں وکلا [کینٹ] کی ریاست صدارت بدستور شیخ الاسلام ہی کودی گئی۔ ہم لوگون کو معلوم تھی کہ اس دولت کی حکومت دنیا میں سب سے اہم ترین تھی۔ ہر مذہب و ملت و قوم کی لوک یہاں ہیں۔ ہر قسم کی تہذیب کی باشند۔ ہر درجہ تہذیب پر۔

ہم کو یہ بھی معلوم تھی کہ اس وقت بھی یورپ میں زیر دست قوتی ہیں جو نہ صرف ترکی دولت سے بلکہ اسلام سے ترسان ہیں اور نہیں چاہتین کہ عثمانی حکومت کو یا اسلامی سلطنت کو ترقی ہو۔ ہم کو اس بات کو بھی نہ ہولنا چاہتی کہ جذبہ حریت مساوات اخوت محض اک لفظوں کی اعلان سے قوم میں نہیں پیدا ہر جاتا۔ جذبہ اخوت جو سب سے ضروری جذبہ حکومت مشروطیہ کی کامیابی کی لٹی تھی سب سے زیادہ دستواری و دقت سے پیدا ہوتا تھی۔

ہم کو یہ بھی یاد رکھنا چاہی کہ حریت او مساوات کی غلط استعمال کری کار جہان طبعاً عوام الناس کو ہو تھی۔ حریت آزاد منشی او مساوات بد نظمی و سوء ادبی میں مبدل ہو جاتی ہیں اور اخوت کی بجای خصوصیت قومی و ملی پیدا ہو جاتی تھی

ہم کو یہ بھی یاد رکھنا چاہی کہ حریت او مساوات کی غلہا استعمال کرنی کار جہان طبعاً عوام الناس کو ہوتا تھی۔ حریت آز او نستی اور مساوات بد نظمی و سوء ادبی میں مبدل ہو جاتی ہیں اور اخوت کی بجای خصوصیت قومی و ملی پیدا ہو جاتی تھی۔

اس دولت کو این سب اندیشوں کا سابقہ تھی۔ اور یہ وقتہ کچھ شبہ نہیں کہ اس دولت کی لٹی ناز کترین تھی۔

نہ صرف عوام نے بلکہ خواص نے بھی کچھ شبہ تہین کہ ہیجان اور جوش میں آ کر غلطیان کی ہیں۔ لیکن جو بات قابل اطمینان تھی وہ یہ کہ اون غلطیوں سے اکا بر قوم و مدبران ملک آگاہ ہو گئی معلوم ہوتی ہیں۔ اور اونکی نیت اون غلطیوں کی اصلاح کی طرف آمادہ معلوم ہوتی تھی۔ «صراط المستقیم» اپنا کام مضبوطی سے کر رہا تھی اور راہ راست کو دکھا رہا تھی۔

ہم مسلمانان کا یہ فرض تھی کہ خلیفہ کی طرف اس جوش سے رجوع ہوں کہ خلافت کو گزند پہونچانا کسی قوت دنیاوی کی خواہ وہ مسلمانان ہی کی کیون نہ ہو ممکن نہ ہو۔

مشیر حسین قدوای

۱۲ رست سنہ ۱۹۱۰ ع از اسلامبول